THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, the October 17, 2024
(343rd Session)
Volume IX, No. 01
(Nos. 01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IX — SP. IX(01)/2024
No. 01 — 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 2
3. Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding recent incidents of terrorism in Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa 2
   - Senator Raja Nasir Abbas 3
   - Senator Umer Farooq 4
4. Fateha 4
   - Senator Abdul Wasay 5
5. Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Rules 6
6. Leave of Absence 6
7. Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024] 7
8. Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024] 8
9. Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2024] 8
10. Introduction of [The National Forensics Agency Bill, 2024] 9
11. Consideration and passage of [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024] 9
12. Consideration and passage of [The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024] 11
   - Senator Kamil Ali Agha 12
   - Senator Syed Ali Zafar 12
   - Senator Danesh Kumar 13
   - Senator Nasir Mehmood 13
13. Laying of Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy (2020-21) 17
14. Resolution moved by Senator Sherry Rehman Congratulation the Government on successful hosting of the SCO Conference in Islamabad 18
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 25
15. Point of personal explanation raised by Senator Sherry Rehman 27
   - Senator Raja Nasir Abbas 28
   - Senator Syed Ali Zafar 31
   - Senator Samina Mumtaz Zehri 33
16. Calling Attention Notice moved by Senator Poonjo regarding inordinate delay in completion of road from Rajarasti to Umerkot 35
   - Mr. Abdul Aleem Khan (Minister for Communications) 37
   - Senator Naseema Ehsan 38
   - Senator Kamran Murtaza 39
   - Senator Danesh Kumar 41
   - Senator Umar Farooq 43

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, the October 17, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirteen minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (١٥) وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (١٦)

ترجمہ: لٰہذا (اے پیغمبر!) تم اسی بات کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہو، اور جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے، (اسی دین پر) جمے رہو، اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو، اور کہہ دو کہ: ”میں تو اس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا بھی ربّ ہے، اور تمہارا بھی ربّ۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں، اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان (اب) کوئی بحث نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا، اور اسی کے پاس آخر سب کو لوٹنا ہے۔“ اور جو لوگ اللہ کے بارے میں بحثیں نکالتے ہیں جبکہ لوگ اس کی بات مان چکے ہیں، ان کی بحث ان کے پروردگار کے نزدیک باطل ہے، اور ان پر (اللہ کا) غضب ہے، اور ان کے لیے سخت عذاب۔

(سورۃ الشوریٰ: آیات ١٥تا١٦)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: First of all, I would announce the Panel of Presiding Officers. In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 343rd session of the Senate of Pakistan:

1. Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui
2. Senator Saleem Mandviwalla
3. Senator Samina Mumtaz Zehri

ایک فاتحہ کے لیے میں request کروں گا۔ کامران صاحب! آپ بات کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding recent incidents of terrorism in Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پورے صوبے میں جس طرح سے واقعات ہو رہے ہیں، Dukki mines میں اکیس اور پچیس کے درمیان تعداد ہے، یہ لوگ شہید کیے گئے۔ اس سے پہلے شعبان میں ایک واقعہ ہوا تھا جس میں بہت سارے لوگ غائب تھے اور آپ نے یہاں پر کہا بھی تھا، رپورٹ بھی مانگی تھی لیکن still ان کا پتا نہیں چلا۔ ان کا تو چلیں linguistic group کوئی اور ہوگا مگر اس کے بعد اکیس لوگ جو شہید کیے گئے، ان کا بھی ایک linguistic group ہے۔ اس کے بعد جس کے اوپر الزام لگا، ان کا بھی الگ سے ایک linguistic group ہے۔

اب ہوا یہ ہے کہ جن پر الزام لگایا گیا، انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم نے تو نہیں مارا، ان کو ہم نے کچھ نہیں کہا اور ہم مذمت بھی کرتے ہیں۔ اب اس طرح کے حالات ہوں کہ ایک زبان بولنے والوں کو اگر اس طرح سے مارا جائے اور impression یہ create ہو کہ کسی دوسری زبان بولنے والوں نے مارا ہے تو کیا اس پاکستان میں، اس بلوچستان میں ہم کسی قسم کا کوئی اور بنگلہ دیش بنانا چاہتے ہیں؟ کیا اس طرح کا ہمارا کوئی منصوبہ ہے؟ اگر کوئی اس طرح کا منصوبہ ہے تو پھر بندے مروائے بغیر بھی یہ منصوبہ پورا کر لیجیے۔ اس طرح تو یہ بہت خوفناک اور خطرناک ہوگا کہ کوئی ایک

مخصوص زبان بولنے والوں کی لاشیں پہلے کوئٹہ میں آئیں اور پھر کوئٹہ سے ان کے آبائی گاؤں یا آبائی علاقوں میں جائیں، الزام دوسرے لوگوں پر لگے جو دوسری زبان بولتے ہیں۔ پھر ان کی طرف سے تردید بھی آجائے، مذمت بھی آجائے اور آج تک ان لوگوں کا جو اس قتل میں ملوث تھے، ان کے بارے میں کوئی اتا پتا بھی نہ چلے۔ جب اس طرح کے معاملات ہوں گے، جب اس طرح کی گورننس ہوگی تو پھر مجھے شک پیدا ہوتا ہے کہ کسی طرح سے یہ معاملات خود خراب کیے جا رہے ہیں اور انہیں ایک ایسے نہج پر لے جانا چاہتے ہیں جس سے کوئی اور نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر اس طرح کا کوئی اور نتیجہ نکالنا ہے تو پھر اللہ پاک اس ملک پر رحم کرے۔ اگر اسی طرح کچھ اور عرصہ گزر گیا تو پھر کل کے دن ملک کو کوئی سنبھال نہیں سکے گا۔ ممکن ہے کہ آج اسے سنبھالا جاسکے اور اس معاملے کو درست کیا جاسکے لیکن اگر آج ایسا نہیں ہوا تو کل کے دن یہ ممکن نہیں ہوسکے گا۔ فاتحہ ضرور پڑھیے اور ان کے لئے یقیناً دعا کیجئے مگر دعا اس وقت تک کارگر نہیں ہوا کرتی جب تک اس کے لئے دوا بھی نہ ہو۔ فی الحال ملک میں اس طرح کے معاملات اور واقعات کے لئے دوا عدم دستیاب ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر راجا ناصر عباس۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجہ ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! گزشتہ تقریباً دو، تین ماہ سے کرم میں مشکلات ہیں۔ سو سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ راستے بند ہیں اور پٹرول نہیں ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں نہیں ہیں اور دوائیں بھی نہیں پہنچ رہی ہیں۔ وہاں کا بہت برا حال ہے۔ کوئی پرسان حال نہیں ہے اور وہاں امن لانے کے لئے کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ بہت حساس جگہ ہے۔ وہاں کے لوگ بہت پڑھے لکھے ہیں۔ وہاں منشیات فروشی کے لئے کوئی افیون کاشت نہیں ہوتی اور کوئی اسلحے کی فیکٹریاں بھی نہیں ہیں۔ وہاں کے انتہائی civilized اور پڑھے لکھے لوگ ہیں لیکن وہاں امن نہیں ہے۔ ہر کوئی امن چاہتا ہے اور امن سے رہنا چاہتا ہے لیکن قتل و غارت گری کا مشکوک سلسلہ نہیں رک رہا ہے۔ اگر وہ امن کے لئے مارچ کرتے ہیں تو اگلے دن قتل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ مجھے ابھی وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ وہاں پٹرول نہیں ہے اور راستے بند ہیں۔ پشاور میں جو لوگ مر گئے ہیں، ان کے جنازے کرم نہیں لے کر جاسکتے ہیں۔ وہاں بدامنی کی یہ صورتحال بنی ہوئی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ آئینی اور انسانی طور پر امن ان کا بنیادی حق

ہے اور لوگ امن سے رہنا چاہتے ہیں لیکن امن نہیں ہے۔ تھوڑے سے عرصے میں سو سے زیادہ لوگ مارے گئے ہیں اور دو،ڈھائی سو لوگ زخمی ہیں۔ میرے خیال میں اس پر خاموشی درست نہیں ہے۔ ایک انسان کی جان بڑی قیمتی ہے۔ وہ بھائی ہیں اور صدیوں سے اکٹھے رہتے ہیں۔ ان کے disputes اور مشکلات حل ہو سکتی ہیں اگر حکومت اور وہاں پر عسکری ادارے دلچسپی لیں۔ امن نہیں ہے اور کوئی جان محفوظ نہیں ہے۔ راستے بند ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ راستے کھلوانے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو اس پر بات کرنے کے لئے بعد میں موقع دوں گا۔ پہلے تعزیت کرتے ہیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔

راجہ ناصر عباس: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: میر ہمایوں خان مری، former Deputy Chairman, Senate کی death ہوئی ہے۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب نے جیسے کہا کہ بلوچستان میں شہادتیں ہوئی ہیں اور آپ نے کہا کہ کرم میں بھی شہادتیں ہوئی ہیں تو ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جی سینیٹر عمر فاروق۔

Senator Umer Farooq

سینیٹر عمر فاروق: شکریہ، جناب چیئرمین! بلوچستان میں یہ ایک بڑا خطرناک واقعہ ہوا ہے۔ قتل و غارت تو پورے ملک میں شروع ہے۔ Law اور اس کی writ موجود نہیں ہے اور نہ ہی کسی قانونی ادارے کی writ قائم رہ چکی ہے۔ پارلیمان کے حوالے سے بھی یہی حال ہے۔ میرے خیال میں پارلیمانی نظام کو یرغمال کیا گیا ہے۔ جو واقعہ ہوا ہے اور اس کے بعد جس نہج پر اسے پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے، اس کی تحقیقات Standing Committee on Interior کے سپرد کی جائیں۔

Fateha

جناب چیئرمین: ان پر بات کرنے کے لئے میں آپ لوگوں کو علیحدہ وقت دوں گا۔ ابھی صرف تعزیت کرنی ہے۔ میں سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فاتحہ پڑھیں۔

(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر عبدالواسع صاحب! اس پر بعد میں discussion کریں گے۔

سینیٹر عبدالواسع: جناب! میں نے بس پانچ منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی بات کریں۔

Senator Abdul Wasay

سینیٹر عبد الواسع: جناب! سینیٹر کامران مرتضیٰ اور سینیٹر عمر فاروق صاحبان نے دکی کے حوالے سے مسئلہ اٹھایا۔ دکی کے مسئلے کو دوسرے angle سے دیکھنا چاہیے اور اس پر غور بھی کرنا چاہیے۔ جتنے بھی coal mines ہیں، وہ شہر کے اندر ہیں۔ وہاں FC, انتظامیہ، اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر اسپتال بھی ہے لیکن پھر بھی دو، تین مہینے پہلے بندے اغوا کیے گئے اور تاوان ادائیگی کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا۔ اس دفعہ رات گیارہ بجے labours پر حملہ کیا گیا۔ حملہ آور ڈرون کیمرے استعمال کررہے تھے۔ پوری رات یہ جنگ جاری رہی اور 25 کے قریب labourers شہید کیے گئے اور زخمیوں کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ میں دوسری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ٹھیک ہے کہ دہشت گرد تو دہشت گردی کرتے ہیں لیکن یہ علاقہ کوئی غیر آباد یا صحرا نہیں تھا بلکہ بالکل شہر کے اندر تھا۔ یہاں آبادی، FC اور ضلعی انتظامیہ موجود ہیں لیکن دہشت گرد کارروائی کرنے کے بعد صحیح سلامت نکل گئے اور ان میں سے کوئی زخمی بھی نہیں ہوا، کوئی مارا نہیں گیا اور نہ ہی کوئی گرفتار ہوا۔ اس طرح ہم کیسے زندگی گزار سکتے ہیں؟ میری عرض سنیں۔ ہم نے دعا کی۔ بے شک دعا کرنی چاہیے لیکن مجھے دعا کرتے وقت شرم آرہی تھی۔ جب شہر کے اندر ایسی کارروائی ہوسکتی ہے تو پھر دور دراز گاؤں اور منتشر آبادیوں میں کیا حالات ہوں گے۔ اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر غور کیا جاسکے اور اس کی صحیح تحقیقات ہوسکیں۔ ایسا نہ ہو کہ بس اس پر صرف بات کی جائے، شکریہ۔

Mr. Chairman: The matter is referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Order. No. 2. It stands in the name of Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House. On his behalf, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui.

Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Rules

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House, move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for today's sitting of the Senate.

Mr. Chairman: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Abdul Wasay has requested for the grant of leave from 9th to 14th September, 2024 during the 342nd Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Saeed Ahmed Hashmi has requested for the grant of leave for 27th and 28th August and from 2nd September to 13th September, 2024 during the 342nd Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Rana Mahmood ul Hassan has requested for the grant of leave for 13th September, 2024 during the 342nd Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave for 16th September, 2024 during the 342nd Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for 16th September, 2024 during the 342nd Session due to official engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant of leave for the current whole 343rd Session due to illness. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: We, now, take up Order No. 3. It stands in the name of Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing Committee on Interior. On his behalf, Senator Shahadat Awan, please move Order No. 3.

Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024]

Senator Shahadat Awan: On behalf of Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing Committee on Interior, I hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Prevention of Smuggling of Migrants Act, 2018 [The Prevention of Smuggling of Migrants (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri on 10th June, 2024.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing

Committee on Interior. On his behalf Senator Shahadat Awan, please move Order No. 4.

Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024]

Senator Shahadat Awan: On behalf of Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing Committee on Interior, I hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Prevention of Trafficking in Persons Act, 2018 [The Prevention of Trafficking in Persons (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri on 10th June, 2024.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 5, Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing Committee on Interior. On his behalf Senator Shahadat Awan, please move Order No. 5.

Presentation of report on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior on [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2024]

Senator Shahadat Awan: On behalf of Senator Faisal Saleem Rehman, Chairman Standing Committee on Interior, I hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri on 1st January, 2024.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 6, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior, may move Order No. 6. Any Minister can move it.

Introduction of [The National Forensics Agency Bill, 2024]

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir, on behalf of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior, I hereby introduce the Bill to provide for establishment of a National Forensics Agency [The National Forensics Agency Bill, 2024].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 7, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, please move Order No. 7.

Consideration and passage of [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024]

Senator Muhammad Aurangzeb: Mr. Chairman, I wish to move that the Bill to amend the Deposit Protection Corporation Act, 2016 [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? Not opposed. Do you want to make a brief statement?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, before I beg to move that this Bill should be passed, this was discussed in detail in the Standing Committee. This is to ensure further stability of the financial system

تاکہ bank resolution in recovery regime in Pakistan جو موجودہ
ہے،اسے further strengthen کیا جائے۔

This is essentially to deal with the non-viable banks

تاکہ جو money tax payers ہے، that may not be needed for bank resolution except under extreme circumstances. Therefore, the funds held by Deposit Insurance Agency can be used for providing financial support. جناب! یہ اس کا basics ہے۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to amend the Deposit Protection Corporation Act, 2016 [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, may be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. Before taking up second reading of the Bill, Member-in-charge, may inform the House about the salient features of the Bill. You have already informed.

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes.

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 23. There is no amendment in clauses 2 to 23, so I will put these clauses as one question according to Rule 104. The question is that clauses 2 to 23 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 23 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 8, yes Minister for Finance and Revenue.

Senator Muhammad Aurangzeb: I beg to move that the Bill to amend the Deposit Protection Corporation Act, 2016 [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to amend the Deposit Protection Corporation Act, 2016 [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously.

Senator Muhammad Aurangzeb: Thank you.

Mr. Chairman: Order No. 9, Chaudhary Salik Hussain, Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development, please move Order No. 9.

<u>Consideration and passage of [The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024]</u>

Chaudhary Salik Hussain (Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development): *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem*. I hereby move that the Bill to establish special courts for adjudication of petitions in respect of immovable properties of overseas Pakistanis [The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? Not opposed.

آپ اس پر تھوڑا سا کوئی بات کرنا چاہتے ہوں تو کر لیں۔

چوہدری سالک حسین: شکریہ، جناب چیئرمین۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ضروری تھا کیونکہ overseas Pakistanis کی 90% issues property related ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کو within 90 days اس پر پیسے بھی مل جایا کریں گے اور وہ وہاں باہر بیٹھ کر بھی via online file کر سکتے ہیں۔ ہم نے ہمارے High Commissions کو بھی اس میں involve کیا ہے۔۔۔

Mr. Chairman: It is a great demand from the overseas Pakistanis. It has been moved that the Bill…

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: یہ online file ہو سکے گا اور وہاں سے بیٹھ کر یہ evidence دی جا سکے گی۔

جناب چیئرمین: ہاں بڑی demand تھی۔ ٹھیک ہے، بہت اچھی بات ہے۔ جی پارلیمانی لیڈر۔

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: جناب! یہ بات تو بالکل درست ہے کیونکہ ہم بھی بڑی دیر سے یہ کہتے رہے ہیں کہ سمندر پار پاکستانی اپنے assets اِدھر لیتے ہیں یا رکھتے ہیں یا inherit کرتے ہیں، ان کے خلاف بہت سارے cases بن جاتے ہیں، false cases بن جاتے ہیں اور پھر وہ لڑتے رہتے ہیں rather than eventually تھک ہار کر وہ give up بھی کر دیتے ہیں۔ یہ قبضہ گروپ کا ایک process ہے۔ میں صرف یہ چاہ رہا تھا کیونکہ یہ قانون ابھی آیا ہے، ہم نے دیکھا نہیں۔ اسے کمیٹی میں بھیج دیجیے، شاید اس کو ہم improve کر سکیں۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ تو کمیٹی سے unanimously ہو کر آیا ہے۔

سینیٹر سید علی ظفر: وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ تھوڑا سا explain کر دیں، اس میں کون سے clauses ہیں جو اس چیز کو protect کریں گے۔ یہ جو false cases file ہو جاتے ہیں، کیا اس کو بھی انہوں نے اس قانون میں cater کیا ہے یا نہیں؟ کیونکہ practically main problem یہ آتا ہے۔ باقی general بات کرنا تو قانون میں بہت چیزیں ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ بھی بات کرلیں تاکہ وزیر صاحب ایک ہی مرتبہ جواب دے دیں گے۔ جی۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: جناب! بالکل میں نے یہ بل پڑھا ہے۔ یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔ جناب چیئرمین! ہم جب بھی بیرون ملک جاتے ہیں تو سمندر پار پاکستانی، جن سے بھی ہم ملے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں جو جائیداد خریدتے ہیں، ہماری property پر قبضہ ہوتا ہے اور دھوکا بازی ہوتی ہے، جس سے ہمارے اثاثے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیوں اپنے پیسے پاکستان میں ضائع کریں، کیوں ہم وہاں investment کریں۔ جس کی وجہ سے یہاں بہت بڑا loss ہوا ہے۔ جناب! یقین کریں کہ بطور parliamentarian میں جب بھی جاتا ہوں، وہ میرا گریبان پکڑتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آپ کس لیے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور کیوں اس طرح سے overseas Pakistanis کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے۔ آپ جو بل لائے ہیں، یہ ان کی بہت بڑی demand تھی۔ اس کے لیے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ بٹ صاحب! آپ differ کر رہے ہیں۔

Senator Nasir Mehmood

سینیٹر ناصر محمود: جناب! میں خود overseas Pakistani اڑھائی سال رہا ہوں۔ یہ بات ٹھیک کہتے ہیں، ان کے گریبان اب نہیں پکڑیں گے کیونکہ اب بل آگیا ہے ورنہ پہلے ان کے گریبان پکڑتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: اس طرح تو اشارہ نہیں کرتے۔

سینیٹر ناصر محمود: نہیں، چلیں بہرحال بات یہ ہے کہ یہ رشتہ دار یہ کام کرتے تھے۔ جتنے لوگ باہر رہتے تھے، وہ بے چارے صبح شام محنت کر کے پیسے بھجواتے تھے۔ اب یہ بل آگیا، 90 days میں، بہت اچھا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ اچھا ہے، تعریف کرتے ہیں۔ سینیٹر علی ظفر صاحب نے ایک specific question پوچھا تھا۔

جناب چوہدری سالک حسین (وفاقی وزیر برائے سمندر پار پاکستانی): جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے جو سوال پوچھا ہے ہم نے تو جناب move کیا تھا کہ Special Court بن جائے تو آگے Court نے فیصلہ کرنا ہے اس کے procedure کے بارے میں اور باقی معاملات کے بارے میں۔ اس میں جو ہم نے ایک چیز ڈالی ہے وہ ایک 90 days کا اور دوسرا online ہے تاکہ ان کو سہولت رہے۔ وہ وہاں سے یہاں سفر کر کے آتے تھے اور یہاں سے پھر ایک دو پیشی کے بعد stay لے لیا جاتا تھا پھر ان کو واپس جانا پڑتا تھا تو ان کی سہولت کے لیے ہم نے کیا ہے اور اس کی جو details اور خدوخال ہیں، کورٹ خود اس کا فیصلہ کرے گی۔

جناب چیئرمین: علی ظفر صاحب اجازت ہے؟

سینیٹر سید علی ظفر: یہ میرا سوال نہیں سمجھے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس قانون میں اچھی بات ہے، قانون بہت اچھا ہے لیکن اس کو بہتر کرنے کے لیے اگر یہ بھی ہو جاتا کہ جو false petitions and cases file ہوتے ہیں وہ بھی اگر ایک مخصوص عدالت تک چلے جائیں، جو بھی cases overseas Pakistani کی پراپرٹی کے بارے میں ہیں تو ہم یہ جو lacuna and gape ہے اسے ہم cover کر سکتے تھے۔ تو سوال یہ تھا کہ یہ قانون اس کو cover کرتا ہے کہ نہیں۔

جناب چیئرمین: اس پر یہ step one ہے، step two میں وہ دوسرے بھی کر لیں گے۔ عرفان صدیقی صاحب۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ جناب! پہلی بات تو یہی ہے جو سارے دوستوں نے مختلف دلائل کی بنیاد پر کہی ہے کہ یہ بہت اچھا Bill ہے۔ ہمارے جو سمندر پار پاکستانی ہیں ہمارا بہت بڑا assets ہیں، بہت بڑا اثاثہ ہیں اور recently ان کے جو ترسیلات زر ہیں وہ ریکارڈ حد پر پہنچے ہیں۔ وہ Three Billion Dollar ماہانہ کی حد تک پہنچ چکی ہیں جو بہت بڑا ریکارڈ ہے لیکن apart from this وہ پاکستانی شہری ہیں اور پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ان

کے حقوق ہیں۔ ان کی properties پر چاہے ان کے عزیز، رشتہ دار قبضہ کر لیتے ہیں یا کوئی دوسرے لوگ کر لیتے ہیں یا دوست کر لیتے ہیں، ایک قانون وضع ہو گیا ہے اور یہ کمیٹی کے پاس گیا تھا کمیٹی نے اس کو thoroughly study کیا اور unanimously اس کو support کر کے بھیجا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اعتراض نہیں کر رہے، وہ صرف یہ کہہ رہے ہیں اگر کوئی غلط طریقے سے۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! میں اسی پر آرہا ہوں، میں علی ظفر صاحب کو جو سمجھا ہوں کہ false cases جو بنتے ہیں، اگر false cases سے ان کی مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی جس کی پراپرٹی نہیں ہے لیکن وہ false claim کر دیتا ہے کہ یہ میری پراپرٹی ہے do you mean this Sir! اس طرح تو پاکستان کے سارے قوانین جو ہیں وہ بدلنے پڑیں گے کیونکہ کوئی قتل کا الزام لگا دیتا ہے وہ بھی false ہوتا ہے، چوری کا لگا دیتا ہے وہ false ہوتا ہے، ڈاکے کا لگا دیتا ہے وہ false ہوتا ہے یا تو پھر آپ سارے قوانین بدلیں۔

Mr. Chairman: This is a step forward and there is room for improvement.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! میری بات یہ ہے کہ یا تو ہر قانون کے ساتھ یہ لکھیں کہ اگر وہ false ہوگا تو۔۔

Mr. Chairman: Now I am putting to the House.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جی ہاں۔ تو میری آخری بات پر آخری بات یہ ہے۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا کام میں کر رہا ہوں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ جناب!

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to establish special courts for adjudication of petitions in respect of immovable properties of overseas Pakistanis

[The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. Second reading of the Bill. Clause 02 to 23. We will now take up the second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clauses 02 to 23. There is no amendment in Clause 02 to 23, so I will put these clauses as one question. The question is that the Clauses 02 to 23 do from part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clauses 2 to 23 stand part of the Bill. The question is that the preamble and the title do stand part of the Bill?

(The motions was carried)

Mr. Chairman: The Clause 1, the preamble and title stands part of the Bill. Order No.10, Minister *Sahib,* please move it.

Chaudhary Salik Hussain: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم I, Chaudhary Salik Hussain, Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development move that the Bill to establish special courts for adjudication of petitions in respect of immovable properties of overseas Pakistanis [The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to establish special courts for adjudication of petitions in respect of immovable properties of overseas Pakistanis

[The Establishment of Special Court (Overseas Pakistanis Property) Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously, congratulations. Order No. 11, Senator Azam Nazeer Tarar, on his behalf Senator Irfan-ul- Haque Siddiqui, please move Order No.11.

<u>Laying of Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy (2020-21)</u>

Senator Irfan-ul- Haque Siddiqui: I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui on behalf of Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice) lay before the Senate the Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy (2020-21), as required under clause (3) of Article 29 of the
Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب چیئرمین: عرفان الحق صدیقی صاحب مجھے ابھی تھوڑا سا rules کی
information ملی ہے، Some ministers should move.
Minister Finance آپ move کریں گے۔ علی ظفر صاحب I am
right.

Senator Muhammad Aurangzeb: Thank you Mr. Chairman, on the behalf of Senator Azam Nazeer Tarar myself Senator Muhammad Aurangzeb (Minister for Finance and Revenue) laying before the Senate the Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy (2020-21), as required under clause (3) of Article 29 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid.

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔ میں نے صاحبہ کہا ہے۔

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ چیئرمین صاحب! گزارش ہے کہ میں آپ اور ہاؤس سے اجازت لینا چاہتی ہوں اور ایک مشترکہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں جس پر یہ شنگھائی تعاون تنظیم کے کامیاب انعقاد کے حوالے سے ایک short resolution ہے، ساری پارٹیوں نے sign کیا ہے سوائے پی ٹی ائی کے اور تو میں unanimously کہہ سکوں گی اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ کے سنا دوں۔ نہیں کہہ رہی جی۔۔

جناب چیئرمین: تو آپ نے اجازت نہیں دی۔

Resolution moved by Senator Sherry Rehman Congratulation the Government on successful hosting of the SCO Conference in Islamabad

سینیٹر شیری رحمان: انہوں نے sign تو کر لیا ادھر سے تو جی بسم اللہ کرتی ہوں۔

"The Senate of Pakistan congratulates the Government of Pakistan on holding an exceptionally successful event at the highest level of multilateral engagement in the shape of the SCO Heads of Governments' Conference in Islamabad. The success of the Conference is demonstrated in both its letter and spirit, indicating a turn in the road for Pakistan's place in the world.

We trust that all the progress made at this event will go a long way in Pakistan's growing geo-economic profile and role in enhanced regional connectivity, investment, infrastructure, climate and security goals."

چیئرمین صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ ساری پارٹیوں نے پورے ایوان نے بلا جھجھک sign کیا ہے، sorry with the exceptional of the PTI, I have said before you said Mr. Chairman, but

you did not sign. میں نے آپ کا نام نہیں لیا، میں نے اس لیے کہا unanimous
نہیں ہے، آپ مجھے اجازت دیں بولنے کی ،میں کہہ چکی ہوں کہ unanimous
نہیں ہے۔ ایس آئی سی نے بھی کیا ہے۔۔

Mr. Chairman: Please address the Chair.

سینیٹر شیری رحمان: سب نے کیا ہے۔ تو چیئرمین صاحب! یہ بہت اہم موڑ ہے پاکستان کی خارجہ امور کے لیے اور ہم سب نے دو دن ٹی وی پر بھی دیکھا اور کچھ عشائیوں میں بھی ہم کچھ دوست تھے۔ اس حوالے سے سب کو بہت مبارک باد، ملک کو بھی، کابینہ کو بھی اور پرائم منسٹر شہباز شریف کو بھی کہ یہ اتنی بڑی سنگ میل ہوئی ہے پاکستان کے لیے اور چیئرمین صاحب اس میں ایک اور بات یہ ہے کہ بڑے سالوں کے بعد اتنا بڑا اس اعلیٰ سطح پہ سربراہی اجلاس ہوا ہے جس کے حوالے سے سارے ممالک نے جو جو اس کے ممبران ہیں چاہے چین ہو، روس ہو جتنے بھی Central Asian States ہیں انہوں نے بھاری بھرکم delegations بھیجے ہیں اعلیٰ سطح پہ بھیجیں اور ستر ستر، ڈیڑھ ڈیڑھ سو کے delegations آئے جو اس بات کا مظہر ہے کہ یہ سارے ممالک پاکستان کی سرزمین میں، پاکستان کی میزبانی میں اور پاکستان کی جتنی بھی خارجہ پالیسی ہیں جن میں infrastructure, investment, environment and security ان کا جو موضوع تھا۔ اس بات پر اعتماد رکھ رہے ہیں کہ وہ پاکستان کو ایک مستحکم ملک سمجھتے ہیں، investment کے لیے ایک destination سمجھتے ہیں کیوں کہ بہت سارے معاہدے باہمی side-lines پر ہوئے۔

جناب چیئرمین! چین کے وزیر اعظم صاحب نے جو announcement کی اور انہوں نے گوادر پورٹ کا جو virtual افتتاح کیا۔ جس کا طرہ امتیاز پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) دونوں جماعتوں کو جاتا ہے اور خصوصاً صدر زرداری صاحب کو جاتا ہے جنہوں نے گوادر پورٹ چین کو دیا اور ان کو comfort دیا کہ وہ CPEC اور BRI کو یہاں پر لے کر آئیں۔ اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اس کو آگے فروغ دیا۔

جناب چیئر مین ! پاکستان چین کے اتنے بڑے projectمیں جو بھی تعطل آیا تھا ان شاء اللہ تعالیٰ پھر سے یہ تعطل ختم ہو گا اور اس کی پھر سے resumptionہو گی اور جو ایک فضا بن چکی تھی، میں لگی لپٹی نہیں کہوں گی، ایک فضا بن گئی تھی جس میں پاکستان خارجی تنہائی کا شکار ہو گیا تھا وہ بھی قسم ٹوٹی ہے کیوں کہ Kingdom of Saudi Arabia واپس آئے ہیں اور اس سے پہلے ملائیشیا، یہ ساری flurry of investments and visits ہوئے ہیں اور اس بڑے multilateral conferenceمیں یہ تو ایک بات طے ہے کہ اب ایشیا مستقبل کا investment of growth hubہو گیا ہے، اب ساری دنیا یہ کہہ رہی ہے۔ Eurasia تو اور بھی ایک بڑا خطہ ہے، دنیا کی 40% populationپر محیط ہے۔ پاکستان کے لیے یہ ایک سنہری موقعہ ہے کہ اب جو بھی ہوا میں سمجھتی ہوں ایک اچھی exceptional conferenceہوئی، اعلیٰ سطح پر ہوئی اور ہر levelپر پاکستان نے، وزارت خارجہ اور جتنے بھی departments involveتھے انہوں نے اپنے آپ کو سرخرو کیا ہے لیکن میں اس میں ایک اور بات بھی کہوں گی کہ اس میں پاکستان کی پذیرائی اس لیے بھی ہوئی ہے کہ ایک زمانے میں جو ہو گیا تھا یہاں پر سربراہان نہیں آسکتے تھے، یہاں پر securityتھی یا سیاسی عدم استحکام تھا۔ اس پر بھی ہمیں آگے کام اور ضرور کرنا چاہیے کیوں کہ دیکھیں آپ کو results سحر حاصل کتنے مل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات یہ کہوں گی اس conference میں engagementہوئی ہے، Ideas, Trade, Tariff Ideas, Common Market and Common Currency کا جو تبادلہ خیال ہوا ہے۔ جس طرح SAARC کو غیر فعال کر دیا گیا تھا، ہندوستان نے اس میں غیر فعال کرنے کا اپنا بڑا roleادا کیا۔ محترمہ شہید نے تو اس کو بہت بڑی Union بنانے کی کوشش کی تھی اور اچھے دنوں میں انڈیا کے وزیر اعظم راجیو گاندھی اور محترمہ شہید نے بڑے معاہدے signکیے تھے وہ اس کا مستقبل نہیں ہو سکتا یہ ایک بہت بڑی تنظیم ہے اور اس میں اب تعاون اتنا ہونے لگا ہے۔ جناب والا ! یہ جب شروع ہوئی تھی تو چھوٹے levelپر تھی، اب دنیا میں بہت اہمیت اور Geographical,

Geopolitics and Economics کا محور بھی بڑھ گیا اور Eurasia کا power and importance بھی بڑھ گئی ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے تو انڈیا کے Foreign Minister Jai Shankar کو بھی welcome کیا پاکستان نے کوئی تلخ کلامی نہیں کی، جب چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب as a Foreign Minister گئے تھے جیسے ان کے ساتھ تلخ کلامی ہوئی۔ مجھ سے جب کسی نے پوچھا تو میں نے کہا میں توقع نہیں کرتی کہ وہ کوئی bilateral موقع استعمال کریں کیوں کہ یہ multilateral conference ہے اور سب اپنی اپنی باتیں کر رہے ہیں اور بہت مواقع ہیں اور اس conference میں مواقع تھے مثال کے طور پر آپ climate پر بات کرتے، لاہور اور دہلی کی بات کرتے جو سب سے آلودہ شہر ہیں مگر بہرحال چیئرمین بلاول نے جیسے کہا یہ multilateral conference ہے اور اس کی اہمیت اور power بہت ہے۔

جناب چیئرمین! یہ message بھی گیا that now Pakistan is open for Business which is our principle priority, which should be our principle priority. جناب چیئرمین! اس کو یقینی بنانے میں کوئی ہمیں، اب یہ photo opportunity نہ رہ جائے، feel good moment صرف نہ رہ جائے۔ ساری وزارتیں جن جن کو cooperate کرنا ہے، ان معاہدوں کو عملی جامہ پہنانے میں وہ پہل کریں کیوں کہ دنیا تو اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جائے گی۔ اگر کوئی ایک دروازہ کھلا ہے تو اس دروازے کے ذریعے اور بھی دروازے کھولیں، Infrastructure agreements, Energy agreements, Agriculture and Exports میں سمجھتی ہوں سب مواقع آپ کے سامنے ہیں۔ ان کا جو follow through ہے خصوصاً ماحولیات ایک بہت بڑی industry بھی ہے۔ آگے چل کر ان چیزوں کو عملی جامہ پہنانے میں میری آپ سے گزارش ہو گی کہ ہم نے اتنا بڑا ایک کامیاب venture کیا ہے اور اس کی اہمیت کو پیچھے نہ رہنے دیں۔ Nations are remembered for how they capitalize on the movement. This is a Eurasian movement, it must be utilized. جناب والا! ان سارے areas میں آگے بڑھنے کے لیے پاکستان کو تو پہل کرنی

چاہیے یعنی آپ کی embassies میں جتنے بھی desks ہیں وہ متحرک ہو جائیں کہ ہم نے کس کس طرح ان ممالک میں business کرنا ہے اور آگے کس طرح لے کر جانا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہوگی کہ آپ اگر کہیں تین مہینے بعد اس کی کوئی follow up through report by the focal ministry مل جائے جو Foreign Ministry ہے۔ میرے خیال سے اس سے بہت لوگوں کو حوصلہ بھی ملے گا، اعتماد سازی میں حوصلہ افزائی بہت ضروری ہوتی ہے اور اعتماد کا ہی فقدان تھا جس کی وجہ سے پاکستان کا business اور باہر کے ملک جو invest نہیں کر رہے تھے۔ اب جب interest rates low ہو رہے ہیں اور پاکستان کی جو صورتحال بدل رہی ہے، اس میں momentum کم نہیں ہونی چاہیے۔

جناب والا! اگر آپ کوئی فورم بنائیں یا Foreign Affairs Committee میں ایک رپورٹ تین مہینے بعد لے کر آئیں کہ سارے معاہدوں کا کیا follow through تھا اور اگر ہوئے بھی اور ایک comprehensive report present کی جائے کہ ہم follow up میں week ہوتے ہیں۔، سارے ملک کا coordination in follow up, یہ window کھلی ہے اس کو استعمال کریں، میری یہی استدعا ہے، میں سارے دوستوں کی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس پر sign کیا اور support کیا، شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: اور کوئی بھی بولنا چاہتے ہیں؟ یا Resolution کو پاس کریں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں it put to the House.

سینیٹر شیری رحمان: جناب والا! یہ شروع میں کیا تھا۔ پھر کروں؟ میں نے کر دیا تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ نے کر دیا ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کچھ اور بھی بولیں گے یا Resolution پاس کر دوں؟

سینیٹر شیری رحمان: جناب والا! میرے خیال سے کچھ لوگ بولنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ایمل ولی خان صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: شکریہ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: اس میں ایک add کرنا چاہتا ہوں کہ we should also appreciate the Opposition for giving a conducive environment اور پر امن ماحول میں سارا کچھ ہو گیا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: شکریہ جناب چیئرمین! حقیقت میں پاکستان میں ایک بہت بڑا کام ہوا ہے اور بہت سالوں کے بعد مختلف ممالک کے لوگ آئے ہیں اور پاکستانیوں نے ایک ہلچل دیکھی جو TV کی حد تک دیکھی باقی اسلام آباد میں ہم اور آپ بھی گرفتار تھے تو لوگ کیا دیکھتے، کرفیو تھا۔ SCO پاکستان کے لیے ایک بہترین تصویر ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ تصویر پاکستان میں صرف TV کی حد تک نہ رہے۔ صرف اسلام آباد کی حد تک نہ رہے بلکہ پاکستان کی یہی تصویر کوئٹہ کا منظر بھی بنے، پاکستان کی یہی تصویر ڈُکی کا منظر بھی بنے، پاکستان کی یہی تصویر پشاور بھی بنے اور پاکستان کی یہی تصویر ملتان بھی بنے اور ہماری یہی خواہش ہے۔ ہم صدر صاحب کو مبارک باد پیش کریں گے، وزیر اعظم صاحب، وزیر برائے خارجہ کو اور خصوصاً وزیر داخلہ صاحب کو میرے بھائی نہیں آئے ہیں جنہوں نے ایسے حالات میں جب ہم سمجھ سکتے ہیں کہ پاکستان کے اندر اور باہر سے، security wise Pakistan is almost breached ان حالات میں یہ اجلاس پر امن ہونا بے شک کرفیو تھا لیکن it's a very big thing میں نے دیکھا بڑے بڑے وزراء رکے ہوئے تھے ان کو فوجی نہیں جانے دے رہے تھے، ہمیں بڑی منتیں کرنی پڑیں، special Committee کے اجلاس میں جا رہے تھے لیکن بڑا اچھا control ہوا اور اس سے ہمیں دل ہی دل میں ایک message ملا کہ اگر پاکستان کچھ کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اگر اسلام آباد میں یہ ہفتہ یا دو ہفتے پر امن گزرنے تھے، جس کا ریاست نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ ہفتہ یا دو ہفتے پر امن گزرنے چاہیں، تو پھر نہ PTI کی چلی، علی امین گنڈاپور بھی غائب اور پھر سب غائب۔ پھر اسلام آباد پر امن ہو گیا۔ پھر ہمیں نہ دہشت گرد دکھائی دیا، اللہ خیر کرے جو ایک خبر گردش کر رہی ہے، شکر ہے اور میں پھر کہوں گا کہ شکر ہے کہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہی ارادہ جو دو ہفتے اسلام آباد کے لیے تھا، ہمیں اس ریاست کا یہی ارادہ پورے پاکستان کے لیے چاہیے کہ پاکستان میں کسی بھی دہشت گرد یا کسی بھی دہشت گردانہ کارروائی، خواہ وہ ریاست کے اندر سے ہو یا وہ ریاست کے باہر سے ہو، وہ مذہب کے نام پر ہو یا وہ قومیت کے نام پر ہو یا اس کے پیچھے کوئی بھی سوچ، فکر یا

منصوبہ ہو، اس کے ساتھ ایسے ہی deal کرنا چاہیے جیسے یہ چودہ دن اسلام آباد کے ساتھ انہوں نے deal کیا ہے۔

جناب! میں ایک added بات کروں گا۔ میرے خیال میں ہم پورے پاکستان سے سات آٹھ درجن Senators ہیں اور جناب! میرے خیال میں ہمارے لیے facilities یہ ہیں کہ ہم لوگ کہیں کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں، قوم کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں، parties کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں، نظریات کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں تنخواہ ملتی ہے اور اس تنخواہ کے ساتھ ادھر flats ملتے ہیں تاکہ ان میں Senators اور MNAs زندگی سکون سے اور امن سے گزار سکیں اور ان کو استعمال کرتے ہوئے Parliament آئیں اور واپس جا سکیں۔ جناب! کل رات کو جو ایک پیغام بذریعہ جناب سردار اختر مینگل صاحب کے منظر عام پر آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی یہ کردار ادا کر رہا ہے وہ جو بیچاری سینیٹر یا اس کی family, یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ Parliament lodges کے اندر پولیس جا کر ایک lodge کو یرغمال بنا دے۔ مجھے اس کا نہ کوئی راستہ، نہ کوئی آئین، اور میں as a Senator بالکل حکومت کے خلاف یہ بات ان کے سامنے گلہ من رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون سا طریقہ ہے۔ کیا ووٹ اس طرح لیے جاتے ہیں کہ آپ دس یا بارہ سال کے بچے کو ہراساں کریں۔ چیئرمین صاحب! یہ درجن پولیس والے کس کے حکم پر Parliament lodges کے اندر ایک سینیٹر کے lodge کو یرغمال بناتے ہیں اور محاصرہ کرتے ہیں۔ Sorry میری اردو کمزور ہے کیونکہ یہ میری مادری زبان نہیں ہے اور مجھے فخر ہے اس پر کہ یہ کمزور ہے، لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ پولیس کیسے اس کو یرغمال کر رہے ہیں اور Parliament lodges کے اندر والے ہر ایک سینیٹر کی توقیر ہے، یہ ہر سینیٹر کی بے عزتی ہے، یہ اس پورے Senate اور اس پورے system کی بے عزتی ہے۔

میں یہ warning دینا چاہتا ہوں کہ اگر اُدھر خدا نخواستہ ہم پختون، بلوچ، سندھی یا پنجابی، سب ایک عزت دارانہ روایات رکھتے ہیں اور عورتوں کے لیے ہم سب عزت کی بات کرتے ہیں۔ شیری رحمان بی بی ہر وقت عورتوں کے حق کے لیے بات کرتی ہیں لیکن آج وہ بھی چپ ہیں جبکہ ان کو پتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے، کون کر رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی عرفان صدیقی صاحب۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! بہت شکریہ۔ جن باتوں کا ایمل بھائی نے ذکر کیا، وہ یقیناً کسی بھی حکومت کے لیے یا کسی بھی انتظامیہ کے لیے ایسی نہیں ہے کہ جو ان کے سر کی کلغی بنے یا وہ ایسی باتوں کے ساتھ سر بلند کر کے چلیں۔ یہ افسوس ناک ہے اور ہمیشہ افسوس ناک رہی ہیں۔ ہر دور میں قابل مذمت رہی ہیں۔آج بھی کوئی ان کی تائید نہیں کرتا اور یقیناً یہاں پر وزرا بیٹھے ہیں اور یہ ساری باتیں سن رہے ہیں۔ ایمل صاحب! جن پر بھی ان کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، میں آپ کی آواز میں آواز ملا کر کہتا ہوں کہ

(مداخلت)

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: ابھی میں بول رہا ہوں۔ جناب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وزرائے کرام یہاں بیٹھے ہیں اور جو جس کی ذمہ داری ہے وہ انہیں نبھانی چاہئے، ان چیزوں کا جائزہ لینا چاہیے، تحقیقات کرنی چاہیں اور ان کا ازالہ ہونا چاہیے۔ میں بالکل ایمل صاحب کی آواز کے ساتھ آواز ملا رہا ہوں۔اس لیے کہ وہ جو کہہ رہے ہیں وہ ہم سب کے لیے اور اس پورے House کے لیے باعث شرمندگی ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

جہاں تک شیری رحمان صاحبہ کی قرارداد، جس پر پورے ایوان نے دستخط کیے ہیں میرے بہت سینیئر محسن عزیز دوست علی ظفر صاحب کے استثنا کے ساتھ، جناب! یہ واقعی ہمارے لیے ایک بہت افتخار کا لمحہ تھا، اعزاز کا لمحہ تھا، وقار کا لمحہ تھا۔ اُس پاکستان کے لیے جس کی پہچان دہشت گردی بنتی جارہی تھی، جس کی پہچان law and order کے مسائل بنتے جارہے تھے، قتل وغارت گری بنتی جارہی تھی، اس پاکستان کے اندر اتنا بڑا event کم و بیش ایک عشرہ کے بعد ہونا بہت بڑی achievement تھی اور اللہ کا شکر ہے کہ یہ بخیر وخوبی ہو گیا اور اس کے اثرات ونتائج بھی ان شاء اللہ بہت عمدہ ظاہر ہوں گے۔

جناب! پاکستان کے indicators already ماشاءاللہ بہت عمدگی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ معیشت ٹھیک ہو رہی ہے، inflation 6.9% پر آگئی ہے، زر مبادلہ کے ذخائر بڑھے ہیں، تجارت بڑھی ہے، stock exchange میں بہتری آئی ہے۔ تو بہت سی چیزیں بہتر

ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں جس چیز پر زیادہ توجہ دینی چاہیے وہ ہماری سیاسی ہم آہنگی ہے۔ جناب! سیاسی بدامنی اور سیاسی انتشار ساری بیماریوں کی ایک جڑ ہوتی ہے۔

اب یہاں ہمارے دوست ممالک آئے ہیں۔ سعودی عرب کا بہت بھاری وفد آیا ہے اور دو ارب سے زیادہ سرمایہ کاری کر کے گیا ہے۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم آئے ہیں، اب چین کے وزیر اعظم اور بہت سے وزرائے اعظم آئے ہیں۔ یہ ایک ایسی فضا ہے اور ایک ایسا ماحول ہے جو ایک different پاکستان کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ اگر ہم اس پاکستان کی تصویر کے اندر کوئی مزید نقش و نگار پیدا نہیں کر سکتے، اس میں کوئی مزید بہتری نہیں لا سکتے، اس کو مزید تقویت نہیں دے سکتے، تو میں اپنی تمام political parties سے یہ appeal کروں گا کہ وہ اس کے اندر کم از کم کوئی ایسی چیز نہ لے کر آئیں جو اس کے حسن کو داغدار کرے۔

میں PTI کا بہت شکر گزار ہوں، ان لوگوں سے بھی زیادہ جنہوں نے اس کی تائید کی ہے کہ انہوں نے جو اپنی call دی ہوئی تھی، عین پندرہ تاریخ کو جب یہ event ہونا تھا، تو ان کا بہت بڑا احسان ہے، بہت بڑی کرم فرمائی ہے اس قوم کے ساتھ بھی، اس ملک کے ساتھ بھی اور اس عوام کے ساتھ بھی کہ انہوں نے وہ call واپس لے لی۔ ہم بہت دیر تک ان کا یہ احسان یاد رکھیں گے۔ دوسرا، انہوں نے کل پھر ایک call دی ہوئی ہے، واللہ اعلم وہ کس چیز پر ہے گو کہ ان کے مذاکرات تو ابھی چل رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مولانا کی جماعت ان سے گفتگو کر رہی ہے۔ تو قبل از وقت call دے کر انہوں نے ماحول کو پھر اسی سڑکوں کی طرف لے کر جانے کی کوشش کی ہے۔ جو ہم آہنگی، خلوص اور پاکستان کا وقار عالمی سطح پر اجاگر ہو رہا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ وہ اپنے مطالبات ضرور پیش کریں، ان کو اپنی جماعت کے منشور، آداب اور مقاصد کے مطابق اپنی حکمت عملی بنانے کا حق حاصل ہے لیکن ایسی حکمت عملی نہ ہو جو پاکستان کے مفادات کو زک پہنچائے۔ جیسے IMF کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنی ہے یا امریکی کانگریس سے کوئی قرارداد منظور کرانی ہے یا ہم نے برطانوی House of Lords میں چلے جانا ہے یا کہیں جانا ہے۔ پاکستان ان کا بھی اتنا ہے، جتنا ہمارا ہے تو کم از کم پاکستان کے چہرے کا وقار، حسن، نکھار والی چیزوں میں ہم سے تعاون کریں۔ اس ملک کے ساتھ تعاون کریں، اس قوم کے ساتھ تعاون کریں، اس پاکستان سے تعاون کریں جو ان کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: میں ایک بات بتا دوں۔ یہ جو scope of discussion
the discussion on the resolution ،ہو گی according to Rule142 should be strictly limited to the subject matter of the resolution. یہ میری request ہو گی۔ آپ بتائیں۔

Point of personal explanation raised by Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: ہمارے فاضل بھائی سینیٹر ایمل ولی خان صاحب نے میرا نام لے کر کہا کہ میں مستقل عورتوں کے حقوق کی بات کرتی ہوں اور مجھے پتا ہے کہ ہماری فاضل سینیٹر کے ساتھ رات کو کوئی harassment ہوئی ہے یا جو بھی Lodges کے حوالے سے جو کچھ ہوا ہے۔ جناب! مجھے دو منٹ اجازت دیں، ایک بات ہے کہ مجھے نسیمہ بہن نے کچھ نہیں بتایا بلکہ میں نے ان سے پوچھا بھی ہے کہ سب خیریت ہے کیونکہ یہاں پر کچھ اراکین نے بات کی۔ جناب! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ خاتون ہو یا کوئی اور فاضل رکن ہو، میرے خیال میں وہ ہم سب کے لیے محترم ہیں اور ہونے بھی چاہئیں اور سب تحفظ کے حق دار ہیں۔ جناب! سینیٹرز کو چھوڑیں بلکہ ہر شہری بنیادی تحفظ کا حق دار ہے۔ یہ ریاست کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے اور حکومت کا فرض ہوتا ہے۔

جناب! میں کہوں گی کہ اگر کسی سینیٹر کے سامنے کوئی ایسی بات ہوئی ہے۔ جناب! پارلیمانی کمیٹی تھی، وہاں پر حزب اختلاف کے MNA جناب عمر ایوب صاحب نے کچھ باتیں کہیں۔ جناب خورشید شاہ صاحب Joint Committee کے چیئرمین ہیں، انہوں نے notice لیا اور انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ اب آپ اس ایوان کے custodian ہیں، اس ایوان کے حوالے سے بات ہو سکتی ہے، I am sure اگر آپ کے notice میں آیا ہے، آپ ان کو تحفظ فراہم کریں گے۔ ہم نے کبھی اس قسم کی قانون سازی یا کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے، پیپلز پارٹی نے ہمیشہ غیر متزلزل support کی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمان صاحبہ! بہت سارے لوگوں نے بات کرنی ہے، آپ نے personal explanation پر بات کر لی ہے۔

The aggrieved person is in the House, if she would have not been in the House then anybody can talk on her

behalf but since she is present then she can defend herself. Please, take your seat.

سینیٹر شیری رحمان: میں نے اپنی بات کر لی ہے، آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر راجہ ناصر عباس صاحب۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجا ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان strategically بہت اہم جگہ پر واقع ہے، اس کی location بہت strategic ہے۔ پانچ ارب سے زیادہ انسانوں کی connectivity کا hub ہے۔ East، West Power کی طرف shift ہو رہی ہے۔ غزہ فلسطین میں ٹکراؤ ہے اور Western Asia میں ہے، اس ٹکراؤ کا end Shift of power کا سلسلہ fast ہونا ہے۔ پاکستان کے اطراف میں جو بدلتے ہوئے حالات ہیں تو اس کا اپنا house in order ہونا چاہیے تاکہ مستقبل میں shift of power میں پاکستان کا ایک نقش اور role ہو۔ Shanghai Cooperation Organization ہے، یہ بہت strategic ہے اور BRICS بھی بہت strategic ہے، ابھی BRICS کا بھی اجلاس ہونے والا ہے۔

لہٰذا، کاش! ایسا ہوتا کہ پاکستان میں چین کا صدر آتا، روس کا صدر پیوٹن آتا۔ جیسے باقی جگہوں پر جب Shanghai Cooperation Organization کا اجلاس ہوتا ہے تو یہ لوگ جاتے ہیں۔ اس طرح ہوتا کہ اس تنظیم کے جو رکن ممالک ہیں، ان کے Presidents آتے، بڑے level کے وفود آتے تو پاکستان کے لیے اور بہتر ہوتا۔ بہر حال یہ اچھی چیز ہے کہ پاکستان ایک ایسے Eastern حوالوں سے ایک ایسی organization میں چلا گیا ہے جس کا ایک future ہے۔ یہاں پر ہمارے senior Senator صاحب ارشاد فرما رہے تھے کہ پاکستان کا بہت خوبصورت image ہے، اس میں بہت اچھے رنگ بھرنے چاہئیں۔

جناب! آپ دیکھیں کہ یہاں پر سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب ہوتے تھے، ان کی مجھ سے دوستی ہے، میں ان کو کافی دنوں سے ٹیلیفون پر try کرتا رہا تو ان کا ٹیلیفون بند تھا۔ ان کے Secretary صاحب سے معلوم کیا تو ان کو بھی معلوم نہیں ہے۔ وہ کہاں ہیں اور ان کو کون اٹھا

کر لے گیا ہے؟ ہمیں کوئی پتا نہیں ہے۔ جوں جوں آئینی ترمیم کے پیش ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے تو pressure بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کل رات جناب زین قریشی MNA کی اہلیہ کو ملتان سے اٹھایا گیا، وہ آپ کے شہر کے ہیں۔ یہ خبریں چلی ہیں اور یہ بہت ہی قابل مذمت چیزیں ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ جناب قبلہ سینیٹر صاحب فرما رہے تھے کہ رنگ بڑے خوبصورت بھرنے چاہئیں۔ اس طرح آئینی ترمیم لانی ہے تو گویا اس کے لیے عمارت کے دروازے اور کھڑکیاں توڑنی ہیں، اس کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، اس کو سیاہ کر رہے ہیں اور یہ کام درست نہیں ہے۔

جناب! ماشاء اللہ ایسی پارٹیاں موجود ہیں، بالخصوص پیپلز پارٹی ہے جس کی ایک جمہوری تاریخ ہے جس نے آئین پاکستان بنانے میں ایک positive role play کیا ہے، بنیادی role play کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح کے کام قابل مذمت ہیں۔ ہمارے سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب مجھ سے senior ہیں، وہ بیمار ہیں اور وہ دل کے مریض بھی ہیں، ہسپتال میں لے جاتے ہیں، ان کا آج تک production order جاری نہیں ہوا اور وہ یہاں پر نہیں آ سکے۔ میں جب آیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ میں پہلی بار آیا ہوں، میں آپ سے سیکھنا چاہتا ہوں، جمہوری روایات، آئین، ,rule of law آئین کی supremacy سیکھنا چاہتا ہوں۔ قوانین کے علاوہ جو روایات ہوتی ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ برطانیہ کا آئین نہیں ہے، وہاں پر روایت چلتی ہے۔ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اچھی روایت قائم ہو جائے۔ یہ قابل مذمت چیزیں ہیں، یہ درست نہیں ہیں۔

جناب! احتجاج کرنا بنیادی آئینی حق ہے، احتجاج کرنے کے لیے مناسب جگہ دے دیں کہ یہاں پر احتجاج کر لیں۔ جیسے مولانا فضل الرحمان صاحب احتجاج کرتے تھے تو ان PTI کے دور میں ان کو ایک جگہ دے دی جاتی تھی۔ اس سے پہلے پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، ہم احتجاج کرتے رہے ہیں، ہم نے پورے پاکستان میں تقریباً 800 مقامات پر دھرنے دیے، ہمیں کسی نے کچھ نہیں کہا، یہ روایت باقی رہنی چاہیے۔ موجودہ حکومت کو اپنے partner and allies سے بھی سیکھنا چاہیے اور بچوں پر ڈنڈے لے کر نہیں چڑھ دوڑنا چاہیے۔ ابھی کتنے بچے گرفتار ہیں، ہمارے محلے کے بچے ہیں، وہ سکولوں میں پڑھتے ہیں، وہ colleges میں پڑھتے ہیں، ان کے والدین پریشان ہیں، کوئی یتیم ہے، کسی کی ماں کو cancer ہے، کوئی یہاں پر پولی کلینک ہسپتال میں آیا ہوتا ہے تو اس کو اٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب! میرے خیال میں rule of law بہت اہم ہے، اگر خوبصورت رنگ بھرنا ہے تو rule of law کے ذریعے رنگ بھرا جائے گا، آئین کی supremacy کے لیے رنگ بھرا جائے گا اور دوسروں کے بنیادی حقوق کو سامنے رکھتے ہوئے رنگ بھرا جائے گا ورنہ نہیں۔ میری دوبارہ گزارش ہے کہ کرم ایجنسی کی خبر لیں، کرم ایجنسی کو تباہی کی طرف لے جایا جا رہا ہے، 100 سے زیادہ لوگ شہید ہوئے ہیں، 200, 300 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ راستے بند ہیں، petrol نہیں ہے، دوائیں نہیں ہے، سکول بند ہو رہے ہیں اور وہ پاکستان کے اندر ہے۔ جناب! میری گزارش ہے کہ آپ وزیر داخلہ سے کہیں کہ وہ وہاں پر جائیں اور پوچھیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ resolution ابھی agenda پر آئی ہے، اگر آپ نے Foreign Policy پر بات کرنی ہے، I will invite the Foreign Minister to brief you regarding the Conference. Interior Minister کو بلالیں گے، وہ Law and Order کی briefing دے دیں گے۔ میں نے پہلے بھی Standing Committee on Interior کو refer کر دیا ہے جو آپ ذکر کر رہے ہیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: جو سینیٹر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، آپ ایوان کے custodian ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ خود بات کریں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: وہ خود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ بیٹھے ہیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب کہاں ہیں؟ ان کا ٹیلیفون بند ہے، وہ کہاں ہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں تبصرے نہیں کرنے چاہئیں، ہمیں خوف خدا کرنا چاہیے، اگر دشمن کے ساتھ بھی ظلم ہو تو اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ وہ نہیں ہیں، براہ کرم ایسی باتیں نہ کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے بھی جو مجھے کہا گیا، میں نے Standing Committee on Interior کو refer کر دیا ہے، وہاں پر discussion ہو جائے گی۔ جناب سینیٹر علی ظفر صاحب۔

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! حکومت کی طرف سے ایک resolution پیش کی گئی ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ ایک عظیم شان conferences اور بہترین قسم کی کھانے کھلانے کے بعد قوم میں بہت خوشحالی آ گئی ہے اور ہمارا ملک ترقی کرے گا۔ یہ resolution کا gist ہے۔ لیکن جناب چیئرمین! لوگوں کی چیخوں کو دبا کر اور ان سے نظر چھپا کر کوئی بھی حکومت یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ ایک حکومت ترقی کر رہی ہے۔ پی ٹی آئی نے پاکستان اور قوم کی خاطر کیونکہ ہمیں پتا ہے یہ بہت اہم کانفرنس تھی جو کسی ایک political party کے benefits میں نہیں بلکہ پوری قوم کی بہتری کے لیے تھی۔

احتجاج جو ہمارا ایک آئینی حق ہے ہم نے اس کو call off کر دیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ resolution کے ساتھ ہم agree کریں، کیونکہ پھر اس resolution میں یہ پیراگراف بھی آنا چاہیے کہ ہر پاکستانی کا ایک آئینی اور بنیادی حق ہے کہ وہ تقریر کر سکے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ وہ protest کر سکے۔ پارلیمنٹیرین کے ہونے کا بھی ایک حق ہے کہ آپ کو کوئی غلط طریقے سے arrest نہیں کرے گا۔ پارلیمنٹیرین کا بھی یہ حق ہے کہ آپ کے بچے، بیوی، بہنیں، بھائی محفوظ ہیں۔

یہ resolution جو پیش کی گئی اس کے حوالے سے مجھے serious objection اس لیے ہے کیونکہ no nation can thrives sir, Mr. Chairman! if its people are subjugated, we need in this nation holistic approach to progress. ترقی تب ہوتی ہے جب آپ قوم کو ساتھ لے کر چلیں۔ جو چیز میں ذکر کرنا چاہتا ہوں on the record وہ یہ ہے کہ کچھ دنوں سے آپ دیکھ رہے ہوں گے جب یہ کانفرنس چل رہی تھی، اس سے پہلے، اس کے دوران اور آج بھی آئینی ترمیم کی کوشش کی جارہی ہے۔ آئینی ترمیم کو ایک طرح سے بلڈوز کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ تو we are

grateful to some of the parties including JUI کہ انہوں نے resist کیا اس onslaught کو اور انہوں نے اس کو قابو میں رکھا۔

اس کے باوجود حکومت کو ووٹ چاہییں تو میں on the record of this House کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو سینیٹرز ہیں، آج آپ دیکھیں کون کھڑا ہے، آج میں کھڑا ہوں اور دو ہمارے اور سینیٹرز بیٹھے ہیں باقی کوئی موجود نہیں ہے۔ کیوں موجود نہیں ہیں؟ کسی نے پوچھا؟ کیوں ادھر نہیں آئے؟ کسی نے جاننے کی کوشش کی، فیلو سینیٹرز ہیں، بے شک اپوزیشن میں ہوں لیکن ہیں سینیٹرز۔ وہ اس لیے نہیں آئے کیونکہ وہ خوف زدہ ہیں۔ وہ اس لیے نہیں آئے کیونکہ ان کو ڈر ہے اگر وہ آئیں گے تو ان کو پکڑ کے یا ان کے کسی رشتہ دار کو، بیوی، بچوں کو پکڑ کر ووٹ نہ ڈلوا دیا جائے اس august House میں ایسی Constitutional amendment جو ملک اور قوم کے خلاف ہو گی۔ میں اس resolution کو on the record اس لیے oppose کرتا ہوں کہ وہ تصویر پیش نہیں کرتی۔

جناب چیئرمین! میری request ہے کیونکہ دنیا دیکھ رہی ہے، ہم دنیا کو تو پاکستان چمک دار دکھا دیتے ہیں، اسلام آباد بڑا صاف شفاف نظر آتا ہے، خدا کرے پورا پاکستان ہی ایسا ہو لیکن حقیقت کو چھپانا بھی غلط ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قوم کے جو بنیادی حقوق ہیں وہ پامال ہو رہے ہیں۔ قوم کے جو بنیادی حقوق ہیں ان کی existence ہی نہیں ہے۔ جس کی ہم بات کرتے ہیں rule of law قانون کی حکمرانی کا تو نام ہی پاکستان سے مٹتا جا رہا ہے کیونکہ ہم انصاف ڈھونڈ رہے ہیں، ہم as an opposition انصاف ڈھونڈ رہے ہیں ہم کو نہیں مل رہا۔

Mr. Chairman: I, now, put the resolution to the House. Please

منسٹرز نے جانا ہے Calling Attention ہے

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The resolution is passed.

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کسی اور طرف لے جاتے ہیں۔ Ministers are leaving

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک جملہ کہہ دیتی ہوں یہ
on the ہوئی ہے report lay کی طرف سے Ministry of Interior
mandate جب کہ یہ Prevention of Electronic Crime Act
Standing Committee of IT کا یہ بل Ministry of IT & Telecom ہے
refer & Telecom کو ہونا چاہیے تھا۔ براہ مہربانی اس کو دیکھ لیجیئے۔

جناب چیئرمین: یہ آرڈر نمبر کونسا ہے۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: یہ آپ کا آرڈر نمبر 5 ہے۔

جناب چیئرمین: آرڈر نمبر 5 تو گزر گیا۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: جی میں صرف اس لیے point out کر رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: اب تو اس کا فائدہ نہیں ہے۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: لیکن یہ غلط کمیٹی سے ہو کر آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: تو غلط ہے تو that can be rectified, you can meet me.

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: ٹھیک ہو گیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں میڈیم۔
Ministers are waiting. They have to go to the Cabinet meeting. Not to the previous subject.

Senator Samina Mumtaz Zehri

Senator Samina Mumtaz Zehri: Very important and which is on-going at the moment sir.
Recently, I want to congratulate Madam جناب چیئرمین!
جناب! Senator Sherry Rehman for passing this Resolution
I know sir, I want to say something in this sir, what ایک چیز
we سینیٹر سید علی ظفر صاحب نے بھی یہ بات بولی کہ we are all suggesting and should be given right to speak. Sir it is under the

کیونکہ ایک trend چل گیا ہے کہ ہم Constitution and it is our right but جب جاتے ہیں ایک جگہ پر کسی بھی پارٹی کو بات کرنے کی اجازت ملتی ہے تو اس پر objection ہو رہا تھا۔ ابھی اسی چیز کا فائدہ لیتے ہوئے ایک offshoot of BLA, BYC نے اس چیز کا فائدہ اٹھایا۔ اب کچھ دیر پہلے at the lunch we were talking about how we should take care of our friends who have been there with us in bad time. The incidents that took place in Karachi, BYC took the claim for the incident. Sir, BYC is offshoot of BLA جناب! یہاں پر یہ بات کوئی address نہیں کر رہا اس بارے کوئی بات نہیں کر رہا۔ آج میڈیم نے ایک بات کی ہے کہ آج Dawn اخبار میں ایک article آیا ہے۔ BYC leader asks parliamentarians to justify proposed constitutional amendment…

جناب چیئرمین: آپ کس subject پر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, this is someone, who is acclaimed terrorist is asking us a question. She is misleading our youth.

جناب! یہ جو ہم coal mines mine کی بات کر رہے ہیں یہ سارے incidents جو بلوچستان کے اندر ہو رہے ہیں these are all directed by this woman, who is misleading our people. I spoke to the Chinese representatives and they said that the person, who blew up himself, was unfortunately a graduate of Lasbela University. Sir, that hit me hard when they said that this was from my area. Sir, I want to clarify that it is not the youth, it is the youth that being misled by these people, this women Mahrang Baloch جناب! جس کو ہم نے 100 top of all time register کر دیا۔

Sir, this is a part of that, nobody addressing this issue. The people of Balochistan….

Mr. Chairman: It has nothing to do with resolution.

Senator Samina Mumtaz Zehri: No, No I am not speaking about the resolution, I spoke because this is all in connection with the Chinese,

Prime Minister of China actually جناب! سلام ہے ان لوگوں کو کہ came.

جناب چیئرمین: آپ Adjournment Motion لے آئیں، Calling Attention Notice لے آئیں۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جناب! میں نے ان کو بلوایا بھی ہے اپنی کمیٹی میں لیکن میں نے بات کرنی تھی کیونکہ انہوں نے کہا کہ ہم باہر کے لوگوں کو کیوں نہیں بلاتے۔

Sir, Chinese Prime Minister came, it was a very big thing and yes, hats off to the Government that pulled this off, Sir I just wanted to add to it that they should brief on this topic of Balochistan.

جناب چیئرمین: Order No.12 منسٹر صاحب نے جانا ہے۔ on point of order بھائی agenda پر چلنا پڑے گا۔ منسٹر صاحب! Any Minister can move on behalf of someone, کس کا ہے۔ ٹھیک ہے۔ براہ مہربانی Order No.12 move کریں۔

Calling Attention Notice moved by Senator Poonjo regarding inordinate delay in completion of road from Rajarasti to Umerkot

Senator Poonjo: Thank you very much. I would like to draw attention of the Minister for Communications towards inordinate delay in completion of road from Rajarasti to Umerkot which was supposed to be completed within six months after intimation of project in 2021.

جناب! ضلع عمر کوٹ میں NHA کا road جس کا کام 2021 میں ہوا تھا اور کچھ راستہ بنا لیکن یہ road complete نہیں ہوا۔ اس زمانے میں جن حکمرانوں کی حکومت تھی انہوں نے heavy commission لے کر کام دیا اور جس contractor کو ٹھیکہ دیا اس نے عدالت میں case کر کے اسے delay کر دیا چونکہ یہ court matter تھا لیکن ابھی تک وہ راستہ نہیں بنا ہے۔

میں گزارش کرتا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ دو ماہ پہلے جب Ministry of Communications کے حوالے سے ایک question put-up ہوا کہ تمام صوبوں میں Communications Department کے حوالے سے کتنی development ہوئی ہے۔ جناب ہمیں اس بات پر اعتراض نہیں ہے کہ تمام صوبوں کو سب سے زیادہ پیسے دیئے گئے لیکن صوبہ سندھ کے لیے سب سے کم پیسے رکھے گئے اور آج بھی صوبہ سندھ میں ایک بھی موٹر وے مکمل نہیں ہے۔ ہمارے صوبے میں سکھر سے کراچی تک موٹر وے بننا ہے جو ابھی تک under construction ہے۔ اس کے علاوہ Ministry of Communications نے ہمارے صوبے میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔ اگر آپ وہاں دیکھیں گے کہ سندھ حکومت کے جو منصوبے بنے ہیں ان کے راستے بہت اچھے اور بہترین ہیں لیکن اگر اس ایوان سے کوئی کمیٹی بنائی جائے جو عمر کوٹ والے روڈ کا معائنہ کرے اور دیکھے کہ اس زمانے میں Ministry of Communications کے کن کن لوگوں نے کرپشن کی اور کس وجہ سے وہ road خستہ حالت میں ہے۔

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ 72% revenue generate کرتا ہے اور پاکستان کو دیتا ہے اور وہاں ہماری دو بڑی industries ہیں، وہاں ایئرپورٹ ہے، communications کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ چیزیں جو پاکستان کو promote کرتی ہیں وہاں جو heavy carriage آتا ہے وہ کراچی سے پورے ملک تک پہنچتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سندھ میں roads وفاقی حکومت کی طرف سے نہیں بنائے جا رہے ہیں۔ اسی حوالے سے میرا یہ calling attention notice ہے اور میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے بتائیں کہ یہ road کب مکمل ہو گا اور کیا آپ نے ایسا سوچا ہے کہ

previous government میں جن وزراء نے اس منصوبے میں خورد برد کی ہے ان کے خلاف کوئی action لیا جائے گا یا نہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

Mr. Abdul Aleem Khan (Minister for Communications)

جناب عبدالعلیم خان (وفاقی وزیر برائے مواصلات): جناب چیئرمین! شکریہ، فاضل سینیٹر نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب تو ہم نے ان کو دے دیا ہے لیکن ان کا concern بالکل جائز ہے۔ جناب 2021 کے اگست یا ستمبر میں اس روڈ کے بننے کا فیصلہ ہوا تھا اور 2022 سے اس روڈ نے بننا تھا۔ پہلے جو contractor ہے اس نے اس لیے کام نہیں کیا کہ اس کی escalation ہو گئی ہے اور پھر جب ہم نے اس کو terminate کیا تو جناب وہ عدالت میں چلا گیا اور اس نے وہاں سے stay لیا جس وجہ سے یہ کام رک گیا۔

2023 میں آج بھی ہم نے اس کا contract cancel کیا ہوا ہے تو آج بھی اس نے District & Sessions Judge West, Islamabad کی عدالت میں case کیا ہوا ہے لیکن میں فاضل سینیٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری priority ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے اور میں خود بھی اس road کو دیکھوں گا لیکن میں اس کے علاوہ سندھ کے لیے کہنا چاہتا ہوں کہ میں ابھی تک جہاں بھی گیا ہوں اور جس بھی کمپنی سے ہم نے رابطہ کیا تھا چاہے وہ Chinese, Russians یا کسی اور ملک کی بھی ہو، ہماری priority میں سب سے پہلے ہماری M-6 ہے۔ M-6 وہی road ہے جس کا میرے بھائی نے ذکر کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں اگر کوئی road سب سے زیادہ important ہے .that is M-6 اور اس کو کیوں نہیں بنایا گیا اس بابت میں تو کچھ نہیں کہنا چاہتا، ساری حکومتوں نے مل کر نہیں بنایا، جس میں آپ کی حکومت بھی شامل تھی اس لیے میں کسی کو blame نہیں دیتا۔ میں کہتا ہوں کہ اب میرے اوپر ذمہ داری ہے تو اب میں ہی بنالیتا ہوں لیکن اس کے لیے جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس effort میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اس بابت میں Chief Minister Sindh صاحب سے بھی ملا اور میں نے ان سے کہا کہ جناب آپ بھی اس میں ہماری مدد کریں، کچھ funds آپ generate کر دیں اور کچھ میں

اپنے پاس سے generate کر لیتا ہوں ہم تو اس سڑک کو بنا لیں اور آج بھی میں یہ کہتا ہوں کہ یہ financially viable road ہے، یہ کسی پر بوجھ نہیں ہے۔ From day one یہ financially viable ہے، صرف یہ ہے کہ ہمیں اسے execute کرنے کا کوئی طریقہ کار بنانا پڑے گا۔ بس ان شاء اللہ تعالیٰ میری پوری effort ہے کہ میں۔۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، آپ responsible بھی ہیں اور efficient بھی ہیں تو جیسے آپ نے assurance دی ہے تو آپ اسے expedite کریں۔

جناب عبدالعلیم خان: جناب I am so grateful for your kind words اور اس سڑک کے حوالے سے خاص طور پر میں سینیٹر صاحب سے مل کر اسے expedite کرواؤں گا کہ یہ جلد از جلد مکمل ہو سکے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔ Order No.13 کے لیے سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب نے کہا ہے تو یہ defer کیا جا رہا ہے۔ deferment

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین: سینیٹر نسیمہ احسان صاحبہ۔

Senator Naseema Ehsan

سینیٹر نسیمہ احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! جناب میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ چادر اور چار دیواری کی پامالی۔ جناب فارسی میں کہتے ہیں (فارسی) میرے خیال میں سب سمجھ گئے ہوں گے کہ ایسی کوئی مشکل نہیں ہے جس کی آسانی نہ ہو۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل نہ ہو۔ جناب والا! اگر مل بیٹھ کر بات کریں، ان مسائل کی جانب جائیں جسے ہم حل کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ چادر اور چار دیواری کی پامالی ہو۔

جناب میں اس بات سے خوش ہوں کہ میرے ایک بھائی فرزند و پسر باچا خان نے جو ایک بلوچستان کی ماں اور ایک بہن کے لیے یہاں بولا۔ جناب میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں بولوں لیکن میں یہی کہنا چاہوں گی کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کے حل کی جانب نہ

جائیں، ہمارے leaders ہیں، پارٹی کے صدر ہیں ان سے بات کریں، مسئلے حل ہو سکتے ہیں بجائے کہ مسائل کو اور مزید بڑا اور گہرا کریں۔ جناب والا، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی؟ بات ان کے ساتھ ہو رہی ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں میں ان کی بات سن رہا ہوں۔ معزز سینیٹر صاحبہ اگر آپ یہاں زیادہ بات نہیں کر سکتیں تو you can meet me in my office. دیکھیں ہم یہ کس agenda پر بات کر رہے ہیں؟ if the person is not here to defend but میں ہوں Custodian she is here to defend.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بات کریں پھر تو سارے یہ ہی بات کرتے رہیں گے۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین، سینیٹر سیدال خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اسلام و علیکم جی کامران صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب ڈپٹی چیئرمین! آپ کے آنے سے پہلے ایک بیٹی اور ایک بہن بلوچستان کی بھی اور پاکستان کی بھی وہ آپ سے مخاطب تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ سردار اختر مینگل جو ہیں اس Assembly سے resign کر کے اس Assembly سے عدم اعتماد کر کے جا چکے ہیں۔ ان کی Party کے دو سینیٹرز ہیں اگر ان دو سینیٹرز کو اس طرح سے control کرنا ہے جس طرح سے اس بہن کو اس بچی کو control کیا جا رہا ہے تو معاملہ سیدھا نہیں ہو گا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا ممکن ہے اس بہن کا vote آپ لے لیں، ممکن ہے اس سے آپ اپنے حق میں vote cast کروالیں مگر نتیجہ کیا نکلے گا۔ میرا صوبہ پہلے سے ہی جل رہا ہے آپ کے آنے سے پہلے میں نے دُکی والے معاملے کو point out کیا ہے، میرے صوبے میں پہلے ہی وہاں آگ لگی ہوئی ہے۔

میں جب اس بہن سے بات کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے تقریباً رونے والی تھی اور میں اس کے ساتھ شاید دو منٹ اور کھڑا ہوتا تو میری اپنی آنکھوں سے آنسو گر جاتے۔ خدا کے واسطے اگر آپ لوگوں نے پاکستان کو چلانا ہے تو خدا کا واسطہ ہے اس طرح سے vote نہ لیں۔ ہم سب آپ کو vote دینے کے لیے تیار ہیں مگر اس طرح سے vote نہیں دیں گے، اس طریقے سے

voteنہیں دیں گے۔ ہم voteدیں گے، عقل کی بنیاد پرvote کریں گے، ہم دلیل کی بنیاد پر voteکریں گے، ہم آپ سے دوستی کی بنیاد پرvoteدیں گے مگر اس طرح سے ہم آپ کو vote نہیں دیں گے۔Party leader کو آنے دیں،اس کی Party leader کو اعتماد میں لیں۔ یہ صرف اس بہن اور بچی کے ساتھ نہیں ہو رہا ہے ان کی Party کے قاسم صاحب ان کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔

میری پارٹی کے لوگ ہیں اس وقت آپ کے سامنے میں نام نہیں لیتا مگر میری پارٹی کے لوگوں کو بھی اسی طرح سے کہا بھی جارہا ہے، دھمکایا بھی جارہا ہے اور گالیاں بھی دی جارہی ہیں۔ آپ کے کسی سینیٹر کو یا آپ کے کسی MNA کو یہاں پر گالیاں دے کر کہا جائے کہ آپ نے فلاں معاملے میں اپناvoteدینا ہے اور فلاں معاملے میںvoteنہیں دینا تو پھر یہ بہت نقصان دہ بات ہو جا ئے گی۔ ممکن ہے کہ آج آپ ہم سےvoteلے لیں مگر یہ بات دل میں کیل کی طرح پیوست ہو جائے گی پھر اس کیل کو آپ نکال نہیں سکیں گے۔اس کیل کو جب آپ نکالیں گے تو وہ وہ پھٹے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں معاملات ایسے ہوں گے جو آپ سے سنبھالے نہیں جائیں گے۔

آپ ایک ایسی بہن کو جس کے بچے کو لے جایا گیا یا چھپایا گیا ہے۔آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ بلوچستان میں تین چار ہزار بچیاں، تین چار ہزار بیٹیاں غائب ہیں اور اس حوالے سے جب ہم مزید probeکرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود کش بننے جارہی ہیں۔ کیا آپ اس بہن اور بچی کو بھی خود کش بنانا چاہ رہے ہو؟ کیا آپ ایوان میں موجود لوگوں کو بھی خود کش بنانا چاہ رہے ہو؟اس پر بیٹھیے اس کے اوپرdebateکریں عقل کی بنیاد پر اگر آپ کی باتیں ٹھیک تھیں ہم آنکھیں بند کر کے اس پرvoteکریں گے۔ نا اس پر کسی کو لالچ دینے کی ضرورت پڑے گی اور نہ ہی کسی کو خوفزدہ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

PPP کے ساتھ ہم بیٹھے ہیں جہاں انہوں نے ٹھیک دلیل دی تھی وہاں ہم دو منٹ میں مان گئے ٹک ٹک کر کے agreeکیا کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ شیری وہاں موجود تھیں اور اگر ہماری بات ٹھیک تھی تو انہوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا مگر اس طرح سے سینیٹرز کوMNAs کو گالیاں، دھمکیاں۔ ان کے بچے ان کو خود اگر اس طرح سے لے کر جانا ہے تو پھر اگر اختر مینگل نے

resign کیا ہے پھر نسیمہ resign کر دے گی اور بھی ہم میں سے پانچ سات لوگ resign کر دیں گے ممکن ہے ان پانچ سات لوگوں میں میں خود بھی ہوں۔ اس House میں بیٹھنے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہو گی اگر اس House میں بیٹھ کر اس طرح سے بے عزتی کرانی ہے۔ اس طرح سے اپنے آپ کو خراب کرنا ہے تو پھر اس House سے باہر ہی ہم اچھے ہیں۔ اگر دستور کو اس طرح سے بنانا ہے، دستور پر اس طرح سے vote لینا ہے، دستوری amendments پر اس طرح سے vote لینا ہے۔ اس کے بعد اس دستور کا کچھ نہیں رہے گا۔ ہم تو اس دستور کو آنکھوں سے لگا کر رکھتے ہیں۔ ہم تو اس کو تیسرے نمبر پر کتاب سمجھتے ہیں، پہلے قرآن پھر حدیث اور اس کے بعد دستور کو۔ کیا اس میں آپ اس طرح کی adulteration کر رہے ہیں کہ کسی کے بچے کو اٹھا کر لے جائیں یا اس کے لیے اس طرح کی adulteration کی جا رہی ہے کہ کسی کو خود بیٹھا لو۔ کیا اس طرح کی adulteration کی جا رہی ہے کہ کسی کو ماں بہن کی گالیاں دو کہ تم نے vote نہ دیا تو تمہارا یہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ! ہم بلوچستان کے لوگ آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ اس ملک کو قائم رکھیں، اس کو چلایئے، اس کو پیار اور محبت سے چلایئے۔ اس بہن سے آرام سے vote لیا جا سکتا ہے مگر اس طرح سے یہ vote نہیں دیں گی، اس طرح سے باقی لوگ بھی vote نہیں دیں گے کوئی ایک شخص بھی آپ کو vote نہیں دے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: اب بس ہاتھ جوڑنے رہ گئے ہیں ہم سب مل کر تمام بلوچستان والے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ خدا کے واسطے اس ملک پر رحم کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی دنیش صاحب۔

<u>Senator Danesh Kumar</u>

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ آج یہاں پر SCO کے حوالے سے قرارداد بھی پیش ہوئی محترمہ شیری رحمان صاحبہ نے قرارداد پیش کی۔ میں پاکستان کی ایک کروڑ اقلیتی برادری کی طرف سے حکومت وقت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا event اتنی اچھی conference منعقد کی کہ ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔ میں بہت شکر گزار ہوں محترم

صدر زرداری صاحب، محترم شہباز شریف صاحب کا اور پوری Cabinet کا کہ پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن ہوا ہے۔ محترمہ شیری رحمان صاحبہ نے کہا کہ Gwadar Port PPP کے efforts PML (N) کے efforts سے بنا ہے اس میں بالکل کوئی دورائے نہیں ہیں۔

میرا ایک معصومانہ سوال ہے بحیثیت بلوچستانی میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ جب گوادر بندرگاہ کی virtual inauguration ہو رہی تھی تو کیا PPP کی حکومت ہے بلوچستان میں تو کیا ان کے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اگر PPP کے وزیر اعلیٰ نہیں آتے تو وہاں گورنر کا PML (N) سے جعفر مندوخیل صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دنیش صاحب آپ اصل موضوع پر بات کریں نماز کا وقت ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: یہ ہی اصل موضوع ہے کہ وہاں جعفر مندخیل صاحب کو نہیں آنا چاہیے تھا بلوچستان میں پہلے ہی مایوسی کی لہر ہے تو اگر اسلام آباد کی اس طرح کی سوچ ہو گی کہ ہم بلوچستان کے لوگوں کو ان چیزوں میں involve نہیں کریں گے تو اس سے اور زیادہ فضا خراب ہو گی۔ میں اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں پاکستان میں ایک کروڑ اقلیتی برادری ہے، غیر مسلم اقلیتی برادری ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ پاکستان کی ایک کروڑ اقلیتی برادری کی آپ کی Cabinet میں یہ سن لیں یہاں پر ہمارے استاد محترم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں آپ بھی سن لیں۔ مانڈوی والا صاحب آپ بھی سن لیں۔ پاکستان کی Cabinet میں ایک بھی غیر مسلم وزیر موجود نہیں ہے۔ یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہے پوری دنیا میں جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کے جھنڈے کا سفید حصہ ہے وہ اقلیتی برادری کی نمائندگی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں اسی سفید جھنڈے کے حصے میں ڈنڈا بھی ہے مگر ہم فخر سے کہتے ہیں کہ اسی ڈنڈے نے پاکستان کے پرچم کو اونچا رکھا ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! اب ہم آپ کی طرف آتے ہیں۔ اس ہاؤس کی 40 Standing Committees ہیں۔ کسی بھی اقلیتی رکن کو کسی کمیٹی کا چیئرمین یا چیئرپرسن نہیں بنایا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! ایسا کیوں ہے؟ قائداعظم محمد علی جناح کی روح تڑپ رہی ہے کہ آپ پاکستان کے محب وطن اقلیتی برادری کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ کیا ہم میں قابلیت نہیں ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ دنیش کمار کو منسٹری نہیں چاہیے۔ دنیش کمار کو کمیٹی کی چیئرمین شپ نہیں چاہیے۔ ہمارے سینیٹر پونجو صاحب ہیں۔ سندھو صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں جو کہ چھ مرتبہ parliamentarian رہے ہیں آپ ان کو منسٹری دیں کیونکہ جب ہم

بیرون ملک جاتے ہیں تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ آپ کی برابری کی بنیاد ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ صرف موجودہ حکومت بلکہ سابق حکومتوں نے بھی اقلیتی برادری سے کسی کو منسٹر نہیں بنایا۔ جناب چیئرمین !آپ بھی مانیں گے اور مجھے فخر ہے کہ جسٹس کارنیلئس صاحب، جسٹس رانا بھگوان داس صاحب اور جسٹس دراب پٹیل صاحب تھے وہ کون تھے ؟ وہ اقلیتی برادری سے تھے اور آج تک ان کا نام احترام سے لیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ غیر مسلم پاکستانیوں کو موقع دیں۔ ہمارے مسلمان بھائیوں نے پاکستان کو اونچائی پر پہنچا دیا ہے۔ آپ ابھی ہمیں موقع دیں کہ ہم آپ کی IMF سے کیسے جان چھڑا سکتے ہیں مگر آپ ہمیں موقع نہیں دیں گے۔ جناب چیئرمین !آپ ہمیں آزمائیں۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کس طرح کام کیا جاتا ہے مگر آپ ہمیں ایک بار آزمائیں۔ ایک معمولی وزارت دے کر آپ ہمیں آزمائیں۔ ہم آپ کو دکھائیں گے کہ اقلیتی برادری وہ وزارت کس طرح چلاتی ہے۔ جناب چیئرمین !آپ اس پر رولنگ دیں کہ کیوں یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترم ارباب عمر فاروق کاسی صاحب۔ نماز کا وقت ہے۔ جلدی جلدی بتائیں۔

Senator Umar Farooq

سینیٹر عمر فاروق: شکریہ، جناب چیئرمین ! یہ اچھا ہوا کہ آج ہمیں سننے کو ملا ہے کہ ہماری اقلیتی برادری بھی ناراض ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ لمبی بات نہ کریں کیونکہ چیئرمین صاحب نے آپ کی پارلیمانی لیڈر کو وقت دیا تھا۔

سینیٹر عمر فاروق: پارلیمانی لیڈر کو وقت دیا تھا۔ اگر ہماری ضرورت نہیں ہے تو پھر بتا دیں۔ جناب چیئرمین ! آج بات کرنے کا مقصد صرف اس ایوان کی عزت اور اس ایوان میں رہتے ہوئے لوگوں کی families کی عزت ہے۔ جب کراچی میں شاری بلوچ کا خودکش دھماکا ہوا تب بھی اسی فلور پر میں نے بات کی تھی کہ بات یہ نہیں ہے کہ اس عورت نے یہ خودکش حملہ کیا ہے۔ یہ خودکش حملہ کیوں ہوا ہے ؟ یہ اس نہج پر کیوں پہنچی ہے ؟اس پر لوگوں نے توجہ کیوں نہیں کی۔ رات کے وقت اگر آپ اس طرح لوگوں کو تنگ کریں گے۔ اگر آپ اس طرح لوگوں کو pressurize کر کے ان سے ووٹ

لیں گے۔ یہی طریقہ پھر ہمارے ساتھ بھی کریں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ہم سے ووٹ کیسے لیتے ہیں۔ ہم اس ایوان سے استعفیٰ دے دیں گے۔ جہاں پر لوگوں کی عزت محفوظ نہیں۔ جہاں پر لوگوں کے بچے محفوظ نہیں۔ اس چیز کے لیے تو لوگ اس ایوان میں نہیں آتے۔ آج کل تو ساری چیزیں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ میرا بھائی دنیش کہہ رہا ہے کہ اقلیتوں کو نمائندگی نہیں دی گئی ہے۔ دنیش بھائی کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کے ہاتھ میں خود کچھ بھی نہیں ہے۔ کہیں اور سے ان کو بتایا جاتا ہے اور وزارتیں وہی سے دی جاتی ہیں۔ کسی اور کو بتانا پڑے گا پھر آپ کو مل جائے گی۔ میں انہی لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں جو یہ کام کر رہے ہیں۔ میرا گلہ محسن نقوی صاحب سے نہیں ہے۔ اس کے ہاتھ میں کچھ ہے ہی نہیں۔ اس حکومت کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ میں ان لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لیں۔ اگر اس طریقہ کار کے ساتھ آپ لوگوں کو لے کر جائیں گے تو کوئی بھی غیرت مند انسان آپ کے ساتھ نہیں جائے گا۔ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ لوگوں کو pressurize کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لوگوں کے کمروں کے باہر پندرہ پندرہ پولیس اہلکاروں کو کھڑا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں خود ان کے پاس گیا ہوں اور میں خود ان کے ساتھ کھڑا ہوا ہوں۔ میں آج بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اگر کوئی وہاں پر آیا؟ چیئرمین صاحب تو چلے گئے ہیں۔ نہ کوئی رولنگ انہوں نے دی ہے۔ میں خود آج وہاں پر دیکھوں گا کہ کون آتا ہے؟ جو بھی مسئلہ بنا اس ایوان کا مسئلہ ہوگا۔ جناب چیئرمین! اس ایوان میں اگر اس چیز کے خلاف بھی کوئی کھڑا نہیں ہوتا تو میں اس ایوان سے استعفیٰ دوں گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آج سینیٹر ایمل ولی خان، ہماری بہن نسیمہ احسان صاحبہ اور اپوزیشن کے دیگر اراکین نے جو مسئلہ اٹھایا تھا۔ سب ممبران نے اس پر بات کی ہے۔ نسیمہ احسان صاحبہ اس وقت کدھر ہے؟ وہ چیئرمین صاحب سے یا میرے چیمبر میں آکر مجھ سے ملے۔ آپ کو پتا ہے کہ چیئرمین صاحب اور ڈپٹی چیئرمین کے چیمبر کی کیا حیثیت ہے۔ نسیمہ احسان صاحبہ کے علاوہ تمام ممبران کا احترام ہم پر لازم ہے۔ یہ House of the Federation ہے۔ سینیٹر شیری رحمان صاحبہ اور سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان سمیت تمام خواتین سینیٹرز ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔ یہاں پر ہم سب کو ایسی بات کرنی چاہیے کہ اس کے پیچھے کوئی مخصوص ایجنڈا شامل نہ ہو۔ وہ چیئرمین صاحب سے ملے گی اور مجھے بھی آکر ملے گی۔ وہ میرے صوبے کی ہیں۔ ہم اپنے صوبے میں ایک دوسرے کے خاندانوں کو خوب

جانتے ہیں۔ ابھی نماز کا وقت ہے۔ ایوان کو بروز جمعہ 18 اکتوبر، 2024 دوپہر دو بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکریہ۔

[(The House was then adjourned to meet again on Friday, the 18th of October, 2024 at 02:00 p.m.*]*